Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb (MIFT)
Volume 2 Issue 2, Fall 2022
ISSN$_{(P)}$: 2790 8216 ISSN$_{(E)}$: 2790 8224
Homepage: https://journals.umt.edu.pk/index.php/mift

Article QR

تقابل ادیان اور آفاقیت کی تشکیل: معاصر مواقف کا تجزیہ

Title: **The Analytical Study of the Comparative Religions: Aiming at Developing Universality**

Author (s): Abid Naeem, Atiq-ur-Rehman, Hafiz Saeed Ahmad

Affiliation (s): FC College University, Lahore, Pakistan

DOI: https://doi.org/10.32350/mift.22.02

History: Received: September 08, 2022, Revised: October 10, 2022, Accepted: October 24, 2022, Available Online: December 25, 2022

Citation: Naeem, Abid, Atiq-ur-Rehman , Hafiz Saeed Ahmad. "The analytical study of the comparative religions: Aiming at developing universality." *Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb* 2, no.2 (2022): 16–25. https://doi.org/10.32350/mift.22.02

Copyright: © The Authors

Licensing: This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest

A publication of
Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and Humanities, University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

تقابل ادیان اور آفاقیت کی تشکیل: معاصر مواقف کا تجزیہ

The Analytical Study of the Comparative Religions: Aiming at Developing Universality

Abid Naeem*

Department of Religious Studies,

FC College University, Lahore

Atiq ur Rehman

Department of Religious Studies,

FC College University, Lahore

Hafiz Saeed Ahmad

Department of Religious Studies,

FC College University, Lahore

Abstract

The Comparative Study of Religions is a branch of study that emerged in the West during the late nineteenth century. Being a branch of Social Sciences, Comparative Religions nourishes in a scientific environment; and therefore, started viewing religion as a secular branch of study and a subjective phenomenon. The term, 'Comparative Study' has been used as synonymous with Science of Religions, History of Religions and Philosophy of Religions. However, the paradigm of Comparative Religions differs from the traditional pattern of study of other religious traditions and faiths, viz. to prove the authenticity and veracity of one's own religion over other religions. This paper intended to highlight the concept, history, objectives and paradigm of Comparative Religions. The Western modern Comparative Religionists employs it to develop a sound understanding of the history, origin, and structure (including religious beliefs, rituals, morals and other important teachings) as well as agreements and differences among various religions of the world. The objective of this kind of study is to create impartial observers of other religions; and to develop a universality to the world's religion that can be acceptable to the whole of humanity.

Keyword: Comparative Religions, History of religions, Individualism, Philosophy of religions, Universalism

۱. تمہید

ابتدائے آفرینش سے انسان اپنے وجود، کائنات اپنے خالق ومالک اور کائنات کے منتظم اور اس کے اختیارات وغیرہ جیسے امور کے بارے میں سوچ وبچار میں مشغول رہا ہے چونکہ ان تمام سوالات کے جوابات اسے ادیان و مذاہب میں ملتے تھے، لہذا وہ ہر دور میں کسی نا کسی دین اور مذہب کا پیروکار رہا ہے۔ انسان چونکہ بنیادی طور پر عقل وشعور کا حامل حیوان ہے لہذا وہ اپنے مذہب کے علاوہ دیگر مذاہب کے معتقدات، عبادات اور رسوم وغیرہ کے بارے میں بھی متجسس رہا ہے۔ اسی بناء پر مطالعۂ مذاہب وادیان جیسے علوم میں اس کی دلچسپی ہر زمانے میں برقرار رہی ہے۔ مقالہ ہذا میں

---

*Corresponding author: Abid Naeem at abidnaeem@fccollege.edu.pk

ان سوالات کے جوابات تلاش کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ معاصر مغربی فکر کے ہاں تقابلِ ادیان کی اصطلاح کس مفہوم میں استعمال ہوتی ہے اور نیز معاصر مغربی افکار کا آفاقیت کے نظریہ کی تشکیل میں کس قدر کردار ہے؟

۲. تقابل ادیان کے لغوی و اصطلاحی مفاہیم

ادیان و مذاہب کے مطالعہ اور باہم تقابل و موازنہ کے لیے عصر حاضر میں تقابل ادیان کی اصطلاح معروف ہے۔ درج ذیل سطور میں ہم اسی اصطلاح کے مفہوم کو واضح کریں گے۔ درج ذیل سطور میں تقابل ادیان کے لغوی و اصطلاحی مفاہیم ملاحظہ کریں۔

۲.۱. تقابل کا لغوی مفہوم

"تقابل ادیان" عربی زبان کا لفظ ہے اور علم النحو کی رُو سے مرکب اضافی ہے، جو دو الفاظ تقابل اور ادیان سے ترکیب پاتا ہے۔ عربیت کی رُو سے تقابل کا لفظ ثلاثی مزید فیہ کے ایک باب "تفاعل" کا مصدر ہے۔ جس کا مادۂ اشتقاق "ق ب ل" ہے۔ یہ مادہ متعدد معانی کا حامل ہے۔ اس کے معنی آگے، آئندہ اور سامنے کے مستعمل ہیں نیز "قبل" کے معنی پہلے کے آتے ہیں اور یہ "بعد" کا متضاد ہے۔ اسی طرح "عام قابل" سے مراد آئندہ برس لیا جاتا ہے۔ "قبول" کے معنی کسی چیز کو لے لینے، مان لینے اور تصدیق کرنے کے بھی آتے ہیں۔ "ریحُ القبول" کے معنی پُروائی ہوا چلنے اور "قبلت الماشية الوادی" کے معنی جانوروں کے وادی کی طرف متوجہ ہونے کے ملتے ہیں۔ "تقابل" اور "مقابلہ" کا مفہوم دو افراد یا اشیاء کے ایک دوسرے کے مدمقابل ہونے کا آتا ہے۔[۱] انگریزی زبان میں تقابل کے مترادف کے طور پر "Comparison" کا لفظ استعمال کیا ہے، جس کے معانی تقابل، موازنہ، مقابلہ، مماثلت، مشابہت، مثال، نظیر وغیرہ کے مستعمل ہیں۔ اسی طرح "Comparison" کا ایک زیادہ مروج معنی یہ ہے کہ دو چیزوں کے درمیان یہ معلوم کرنے کے لیے موازنہ کرنا کہ ان میں باہم کون کون سی خصوصیات مماثل اور کونسی غیر مماثل ہیں[۲]۔ انگریزی زبان کی معروف لغت "Merriam Webster" کے مطابق "Comparison" کا مفہوم درج ذیل ہے۔

* "The representation of one thing or person as similar to like another.
* An examination of two or more items to establish similarities and dissimilarities"[۳].

گویا "Comparison" دو یا دو سے زائد اشیاء کے ایک ایسے مطالعے یا تجزیہ کا نام ہے کہ جس کے نتیجے میں ان کے باہم مشترکات اور مختلفات کا علم حاصل کیا جاسکے۔ آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق "Comparison" کا مفہوم دو یا دو سے زائد اشیاء کے مابین مشترکات اور مختلفات کی نشان دہی کرنا یا ان دو حقیقی یا ذہنی وجود رکھنے والی اشیاء کو ان کے مشترکات اور مختلفات کی دریافت کی خاطر ایک ساتھ رکھنا ہے۔

---

[۱] ابن منظور افریقی، جمال الدین محمد بن مکرم (م ۷۱۱ھ / ۱۳۱۱ء)، **لسان العرب**، (بیروت: دار صادر، طبع سوم، ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء) ۱۱ / ۵۳۷-۵۴۰۔

[۲] جمیل جالبی (ایڈیٹر) **قومی انگریزی۔ اردو لغت**، (بذیل مادہ: Comparison)، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، طبع ششم، ۲۰۰۶ء) ۴۱۳۔

[۳] A Merriam-Webster, New Collegiate Dictionary, (S.V.: Comparison), (Massachusetts: G & C Merriam Company, ۱۹۷۹ AD) ۲۲۷.

"To mark or point out the similarities and differences of (two or more things); to bring or place together (actually or mentally) for the purpose of noting the similarities and differences".[۴]

Comparison ہی کی مزید توضیح "Encyclopedia of Religion" میں بھی ملتی ہے، جس کے مطابق تقابل ایک ایسی ذہنی سرگرمی سے عبارت ہے کہ جس میں چند اشیاء کو ایک عمومی طریقہ کار کے تحت اکٹھا کیا جاتا ہے اور پھر ان اشیاء کے باہم تعلق کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کے تعلقات ایک نئی فکر اور علم (Science) کی بنیاد بنتے ہیں۔ نیز اسی تقابل ہی کی بنیاد پر تعمیم، تشریحات اور نظریات کی تشکیل ہوتی ہے۔ الغرض تقابلی طریقۂ کار سے دنیا کو سمجھنے اور منظم کرنے کے نئے طریقے وجود میں آتے ہیں۔

"Comparison is a fundamental mental activity: grouping some things together under a common class or pattern, but also noticing how the examples vary in relation to each other. Such connections and relations are the basis of thought and science… It is on the basis of comparison that generalization, interpretations, and theories are formed. Hence, comparative frames can create new ways of perceiving and organizing the world".[۵]

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ "Comparison" ایک سائنسی طریقۂ کار کا نام ہے، جس میں دو یا دو سے زائد اشیاء خارجیہ یا ذہنیہ کو اس مقصد کے تحت اکٹھا کیا جاتا ہے کہ ان کے باہم اشتراکات اور اختلافات کو جانا جا سکے۔ نیز یہی طریقۂ کار نئے علوم کی تشکیل میں بھی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

۲.۲. مغربی تصورِ تقابل ادیان کا اصطلاحی مفہوم اور اسلوب

تقابل ادیان کی اصطلاح اسلامی ادب کی تاریخ میں مستقل اصطلاح کے طور پر کسی مخصوص مفہوم کی حامل نہیں رہی، بلکہ دراصل یہ معروف انگریزی اصطلاح "Comparative Religion" کا اُردو ترجمہ ہے۔ اصطلاحی طور پر جائزہ لینے سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ "Comparative Religion" انگریزی زبان کے دو عمومی الفاظ کی بجائے ایک باقاعدہ اصطلاح ہے، جو انیسویں صدی عیسوی میں یورپ میں رواج پاتی ہے اور ایک سائنسی اصطلاح کے طور پر ایک مخصوص مفہوم کی حامل ہے۔

The Encyclopedia of Religion کے مطابق Comparative Religion کی وضاحت درج ذیل ہے:

"The term Comparative Religion, a shortened form of the comparative study of religion (or religions), became current in the late nineteenth century as a synonym for the Science of religion … as originally conceived, it centered on the application of the comparative (or scientific) method to the data provided by the religions of the world, past and present. This involved the assignment to each of

---

[۴] J.A. Simpson, E.S.C. Weiner, **The Oxford English Dictionary**, (S.V.: Comparison), (UK: Clarendon Press, ۱۹۸۹ AD) ۳/۵۹۲.

[۵] William E. Paden, **Encyclopaedia of Religion**, Ed. Lindsay Jones (S.V.: Comparative Religion), (USA: Thomas Gale, ۲nd Edition, ۲۰۰۵ AD) ۳/۱۸۷۷.

a place within a scheme of progress, development, or evolution and assessment of their values”.[6]

مذکورہ بالا عبارت سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ ”Comparative Religion“ کی اصطلاح ”The Comparative Study of religion or religions“ یعنی ادیان کے تقابلی مطالعہ کی تخفیف ہے، یہ اصطلاح انیسویں صدی عیسوی کے اواخر میں ”The Science of Religion“ یعنی علم مذہب کے مترادف کے طور پر مروج ہوئی۔ اس علم کا مرکزی نقطہ مذاہبِ عالم سے حاصل شدہ ماضی اور حال کی معلومات پر تقابلی یا سائنسی طریقہ کار کا اطلاق ہے۔ اس طریقۂ کار میں ہر مذہب کو ایک مخصوص ترقیاتی یا ارتقائی نقطہ نظر سے ایک مخصوص مقام عطا کرنا اور مذاہب کی اہمیت کا جائزہ لینا بھی شامل ہیں۔

لوئیس ہنری جارڈن (Louis Henry Jordan) اپنی معروف کتاب ”Comparative Religion: Its Genesis and Growth“ میں ”Comparative Religion“ کی دستیاب تعریفات میں سے درج ذیل تعریف کو سب سے معتبر قرار دیتے ہیں:

“Comparative Religion is that Science which compares the origin, structure, and characteristics of the various Religions of the world, with the view of determining their genuine agreements and differences, the measure of relation in which they stand one to another, and their relative superiority or inferiority when regarded as types”.[7]

یعنی لوئیس ہنری جارڈن کے نزدیک تقابل ادیان اُس سائنس کا نام ہے کہ جس میں متفرق مذاہب کے مآخذ، طریقہ کار اور خصوصیات کا تقابل اس مقصد کے تحت کیا جائے کہ ان کے حقیقی متفقات اور مختلفات، ان کے ایک دوسرے کے ساتھ تعلق کے پیمانے اور تقسیم کے اعتبار سے ان کی برتری یا کہتری کو معین کیا جاسکے۔

”Comparative Religion“ کی اصطلاح کو ایک تدریسی اصطلاح کے طور پر پہلی مرتبہ ۱۹۵۲ء میں جرمن عالمِ تقابلِ ادیان، یوا کیم واہ (Joachim Wach) (۱۸۹۸ء۔۱۹۵۵ء) نے اس وقت استعمال کیا کہ جب وہ ہندوستانی مذاہب پر کورسز کی تدریس میں مشغول تھا۔ اس نے دیکھا کہ ”Science of Religions“ یا ”History of Religions“ کی مروجہ اصطلاحات اس کے شاگردوں کی تفہیم کو متاثر کر رہی تھیں، لہٰذا اس نے ”The Comparative Study of Religion“ کی زیادہ واضح اور غیر تکنیکی اصطلاح کا استعمال شروع کیا۔[8] ۱۹۷۲ میں

---

[6] Eric J. Sharpe, **Encyclopedia of Religion**, Ed. Mircea Eliade (S.V.: Comparative Religion), (New York: Macmillan Publishing Company, ۱۹۸۶ AD) ۳/۵۷۸.; Eric J. Sharpe, **Comparative Religion: A History**, (London: Gerald Duckworth & Co. Ltd, ۲nd Edition, ۱۹۸۶ AD) ۱.

[7] Louis Henry Jordan, **Comparative Religion: Its Genesis and Growth**, (Edinburgh: T.&. T. Clark, ۱۹۰۵ AD) ۶۳.

[8] Joseph M. Kitagawa (Foreword Writer) on **“The Comparative Study of Religions”**, Book author: Joachim Wach, (New York: Columbia University Press, ۱۹۵۸ AD) xiii.

اس علم کی جگہ ریلیجیس سٹڈیز (Religious Studies) کو شہرت حاصل ہوئی۔[۹] موجودہ دور کے کئی مفکرین نے ریلیجیس سٹڈیز کے متبادل کے طور پر کمپیراٹو تھیولوجی (Comparative Theology) کے علم کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔[۱۰]

تقابل ادیان کو ایک مستقل سائنس کے طور پر تسلیم کرنے کے بعد جاننا ضروری ہے کہ اس کے دو اہم ارکین میں فلسفۂ مذہب اور تاریخِ مذہب شامل ہیں:

"It [The Science of religion] divides itself naturally into the philosophy and the history of religion. These two divisions are most closely connected".[۱۱]

۳. مغربی تقابلِ ادیان کی تاریخ اور اہداف و مقاصد

مغربی تقابلِ ادیان کی تاریخ کا اہم ترین نام جرمن ماہر لسانیات، فریڈرک میکس مولر (Friedrich Max Müller) (۱۸۲۳ء-۱۹۰۰ء) کا ہے۔ اسے بلا مبالغہ تقابلِ ادیان کی سائنس کا بانی قرار دیا جاتا ہے۔ یورپ میں نشاۃ ثانیہ کے دور کے بعد جب علوم کی سائنسی تشکیل کا دور شروع ہوا تو دیگر علوم کے شانہ بشانہ علمِ لسانیات (Philology) کو بھی سائنسی انداز میں زیرِ بحث لایا گیا۔ سنسکرت کا عالم ہونے کے ناطے میکس مولر نے تقابلی لسانیات (Comparative Philology) کے اصولوں کا اطلاق مذہب پر بھی کیا۔ اس نے مذہب کو معروضی (Objective Phenomenon) کی بجائے ایک موضوعی حقیقت (Subjective Phenomenon) کے طور پر دیکھا اور اس طرح اس نے مطالعۂ مذہب کو سیکولر بنیادیں فراہم کیں۔ اس کے نتیجے کے طور پر وحی کے ذریعۂ علم ہونے کے انکار کے نظریہ نے جنم لیا۔[۱۲] میکس مولر کے علاوہ سی پی ٹائل (C.P. Tiele, d. ۱۹۰۲)، ناتھن سوڈیر بلم (Nathan Söderblom, d. ۱۹۳۱) اور ڈبلیو بریڈ کرسٹن سن W. Brede (Kristensen, d. ۱۹۱۶) کو بھی تقابلِ ادیان کے اولین بانیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔[۱۳]

۴. تقابلِ ادیان کو بطور مستقل سائنس متعارف کروانے کے پیچھے مقاصد

مغربی تقابل ادیان کی مختصر تاریخ وغیرہ جاننے کے بعد دوسرا اہم ترین سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تقابلِ ادیان کو بطور مستقل سائنس متعارف کروانے کے پیچھے کون سے مقاصد کار فرما تھے؟ تقابل ادیان کی سائنس کا ایک مقصد مذاہب کو الہامی کی بجائے عمرانی تناظر میں دیکھتے ہوئے اس کا مطالعہ کرنا اور مختلف ادیان کے مابین باہمی مشترکات اور مختلفات کی نشان دہی کرنا ہے۔

---

۹ Sharpe, **Comparative Religion: A History**, ۳۰۲.

۱۰ AVCI, Betül. "**Comparative Theology: An Alternative to Religious Studies or Theology of Religions**" (Turkey: Department of Religious Studies & School of Islamic Studies, Ibn Haldun University) Religions ۹, no. (۲۰۱۸) ۳: ۸۳. https://doi.org/۱۰،۳۳۹۰/rel۹۰۳۰۰۸۳.

۱۱ Pierre Daniel Chantepie de la Saussaye, **Manual of the Science of Religion,** English Translator: Beatrice S. Colyer Fergusson, (London: Longmans Green and Company, ۱۸۹۱ AD) ۳.

۱۲ حافظ محمد عبدالقیوم، "**مطالعۂ مذہب کا مغربی منہاج اور اس کی فکری بنیادیں**"، سہ ماہی ہزارہ اسلامیکس، مانسہرہ: ہزارہ یونیورسٹی، جلد ۳، شمارہ اول، (جنوری ۲۰۱۴) ۷۵۔

; Saussaye, **Manual of the Science of Religion**, ۳.

۱۳ Sharpe, **Comparative Religion: A History**, ۲۹۵.

"Comparative Religion was the title given at first to the combined study of various religions. What had to be done was to compare these systems. The facts about them had to be collected, the systems arranged according to the best information procurable, and then laid down side by side, that it might be seen what features they had in common and what each had to distinguish it from others".[۱۴]

اکیسویں صدی عیسوی کے کینیڈین عالم، ولفرڈ کانٹ ویل سمتھ (۲۰۰۰ء۔۱۹۱۶ء) کے نزدیک مطالعۂ مذاہب کا ایک ہدف کسی ایک مذہب کی بہترین زندہ خوبیوں اور اخلاقی اقدار کو اس مذہب کے نا ماننے والے افراد تک اس انداز میں پہنچانا ہونا چاہیے کہ وہ بھی ان خوبیوں اور اقدار کے معترف بن جائیں۔

"Wilfred Cantwell Smith (۱۹۱۶-۲۰۰۰), an influential Christian comparativist and specialist in Islam, emphasized that the comparative study of religion needed to responsibly describe the living qualities and values of other people's faiths in a way that those persons themselves would be able to recognize".[۱۵]

ڈاکٹر غلام حیدر آسی (Dr. Ghulam Haider Aasi) کے الفاظ میں تقابل ادیان کے تین مقاصد درج ذیل ہیں۔ جس علم [مراد تقابلِ ادیان کی سائنس] کی توضیح کا فریضہ میکس مولر نے سر انجام دیا، اس کے بنیادی مقاصد تین ہیں:

۱۔ مختلف مذاہب اور فرضی روایات کے مشترک عناصر کا تجزیہ کرنا

۲۔ مذہب کی ترقی اور ارتقاء کے عمل کا مطالعہ کرنا

۳۔ مذہب کے ماخذ کو دریافت کرنا

"The discipline on which Max Mueller expounded had three basic aims: to analyze the common elements of different religions and myths, to study the development and evolution of religion, and to discover the origin of religion".[۱۶]

معروف مغربی منصف پال وِن (Paul Gwynne) کے نزدیک تقابلِ ادیان کے اہداف درج ذیل ہیں:

۱۔ معروف مذاہب کے نظام ہائے نظریات کا یکجا مطالعہ کرنا اور اس مجموعی تناظر میں ان کو سمجھنے کی کوشش کرنا۔

۲۔ مختلف مذاہب کی اُن منفرد اور مابہ الامتیاز خصوصیات کو زیر غور لانا، جو کسی مذہب کو دیگر مذاہب سے منفرد بناتی ہیں۔

۳۔ مذاہب کے دلچسپ مشترکات کا ذکر کرنا

---

۱۴ D. D. Allan Menzies, **History of Religion**, (New York: Charles Scribner's sons, ۱۸۹۵ AD) ۲.

۱۵ Lindsay Jones (Editor) **Encyclopedia of Religion** (New York: Macmillan Publishing Company, ۱۹۸۷ AD) ۳/۱۸۷۷.

۱۶ Ghulam Haider Aasi, **Muslim Contributions to the History of Religions**, The American Journal of Islamic Social Sciences, (USA: International Institute of Islamic Thought,) Vol.۸, Issue No. ۳, (۱۹۹۱ AD) ۴۱۱.

۴۔ تقابل ادیان کے مقاصد میں یہ بات شامل نہیں کہ وہ مذاہب کے صداقت اور استناد کے دعویٰ جات کی تصدیق تکذیب کرے یا کسی ایک دین کے دیگر ادیان کی بنسبت زیادہ اتم اور ترقی یافتہ ہونے کو ثابت کرے۔

> "The comparative study of religions provides the broader context into which more familiar faith systems can be situated and thus better understood. It can highlight the distinctive features that render each religion truly unique, while at the same time revealing fascinating areas of intersection between faiths… It is not primarily concerned with the veracity or credibility of the religious claims involved. Nor is it about demonstrating that one religion is more advanced or complete than another".[۱۷]

برطانوی مفکر ولیم اُووِن کول (William Owen Cole) کے مطابق تقابل ادیان کا اہم ہدف مختلف مذاہب کا بایں طور یکجا مطالعہ کرنا ہے تاکہ ان سب کے کسی ایک پہلو مثلاً نظام ہائے عبادت کا مکمل نقشہ قاری کے سامنے آجائے، تاکہ ان مختلف مذاہب میں موجود مختلف طریقہ ہائے عبادت کا بخوبی علم حاصل ہو سکے۔ نیز انسانی ذہن میں پیدا ہونے والے مختلف سوالات مثلاً انسان کن کن طریقوں سے عبادت کرتا ہے؟ انسان کیوں عبادت میں اپنا وقت صرف کرتا ہے؟ وغیرہ کے شافی جوابات حاصل ہو سکیں۔ نتیجتاً ان تمام مذاہب کے طریقہ ہائے عبادت کا یکجا مطالعہ کرنے سے اس اہم سوال کا جواب دینا بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ عبادت کی حقیقت کیا ہے۔ اس قسم کا علم محض کسی ایک مذہب کے مطالعے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس قسم کا تقابلی مطالعہ نا صرف غیر جانبدار تحقیق و مشاہدہ کو جنم دیتا ہے بلکہ نئے حقائق کی راہ بھی ہموار کرتا ہے۔

> "When the term comparative religion is used today, its meaning is quite different… However, its larger purpose, when I place these religions alongside others, will be to try to obtain a picture of the whole range and diversity of worship and come to grips with such a question as why does man worship? as well as how does he worship?. Ultimately it may be possible to answer the question, what is worship? I cannot explain this fully by referring only to my own religion which does not encompass every way of worship, and, in any case. I may be too involved to act as an impartial observer or to be capable of receiving new insights from it".[۱۸]

مذکورہ سابقہ تمام مقاصد و اہدافِ تقابل ادیان کی بنسبت سب سے مؤثر اور اصل ہدفِ تقابل ادیان ایک ایسے عالم گیر اور آفاقی مذہب کی تشکیل اور تلاش ہے کہ جو تمام انسانیت کی مشترکہ میراث ہو۔ دیگر الفاظ میں تمام مذاہب کے مشترکات اور خصوصیات کو ایک مذہب کی صورت دینا تقابلِ ادیان کا اہم ترین مقصد ہے۔ ایلن مینزیز (Allan Menzies) "Unity of All Religions" کے عنوان کے تحت اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہیں:

> "Recent works on the religions of the world regarded as a whole have been called histories…The use of the term "history" indicates that the study has passed into a

[۱۷] Paul Gwynne, **World Religions in Practice: A Comparative Introduction** (USA: Blackwell Publishing, ۲۰۰۹ AD) ۱-۲.

[۱۸] William Owen Cole (Editor), **Five World Faiths**, (London: Cassel Publishers Limited, ۱۹۹۱ AD) ۹.

new phase, and it now aims at something more than the accumulation of materials and the pointing out the resemblances and analogies, namely, at arranging the materials at its command so as to show them in an organic connection…What everyone with any interest in the subject is striving after, is a knowledge of the religions of the world…connected with each other and as forming parts of one whole. Our science, in fact, is seeking to grasp the religions of the world as manifestations of the religion of the world...The foremost writers on the science of religion are full of conviction; they call their works histories, and attempt to show that the religions of the world have a vital connection with each other and are manifestations in different ways of the same spirit”.[۱۹]

اسی آفاقی مذہب کی مزید تفصیل درج ذیل سطور میں ملاحظہ کریں:

“Alongside such views of other religions, another religious approach existed, one that could broadly be called **universalism**. In that version of comparison, all religions refer to the same underlying spiritual reality, manifest through varying cultural forms-just as water remains water regardless of what is called in different languages. Even in the world of ancient Greece, there was a well-known doctrine of “the equivalence of the gods”. Thus, the fifth century BCE historian Herodotus could report that the gods of the Egypt were basically Egyptian names for Greek divinities. In the Far East, Buddhists commonly interpreted native Chinese and Japanese gods as “manifestations” of cosmic buddhas. Universalism remains popular form of comparative religion for those interested in sameness and unity rather than difference”.[۲۰]

مراد یہ ہے کہ تقابل ادیان کے حوالے سے ایک رویہ ”آفاقیت“ کا بھی ہے، جس کے مطابق تمام ادیان کا تعلق ایک ہی اساسی روحانی حقیقت سے ہے، لیکن وہ اپنی ثقافتی اقدار اور روایات کی وجہ سے مختلف انداز میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اس کی مثال پانی کی سی ہے، جس کا مفہوم مختلف زبانوں میں مختلف الفاظ کے ذریعے ادا کیا جاتا ہے لیکن اس کی حقیقت میں تبدیلی نہیں واقع ہوتی۔ اس آفاقیت کی تاریخی مثال قدیم یونان میں بھی ملتی ہے، جہاں ”خداؤں کی یکسانیت“ کا نظریہ وجود رکھتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ پانچویں صدی قبل مسیح کے معروف تاریخ دان ہیرودوت کے مطابق مصری خدا دراصل یونانی خدا ہی تھے، فرق یہ تھا کہ انہیں مصری اور یونانی زبانوں میں مختلف ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ مشرقِ بعید میں رہنے والے بدھ مت کے پیروکار چینی اور جاپانی خداؤں کو بالعموم بدھ مت کے مذہبی تصورِ کائنات (Cosmic Buddhas) کے مطابق اپنے خداؤں کے اوتار (manifestations) قرار دیتے تھے۔ آفاقیت کے نظریہ میں ان علماءِ تقابلِ ادیان کے لیے زیادہ کشش موجود ہے، جو تقابلِ ادیان سے اختلافات کی بجائے اشتراکات کی تلاش میں رہتے ہیں۔

۱۸۹۳ء میں ہونے والے مذاہبِ عالم کی کانفرنس میں میکس مولر نے آفاقی اور عالم گیر مذہب کی تشکیل کو انسان کی خواہش اور ضرورت کے عین مطابق قرار دیا اور کہا کہ ماضی میں بھی مختلف مذاہب کے پیروکار اسی آفاقی مذہب کی تلاش میں سرگرداں رہے اور یہ مذہبِ آفاقی ایک حقیقت کے طور پر اپنا وجود رکھتا ہے:

“There exists an ancient and universal religion”.[۲۱]

---

[۱۹] Allan Menzies, **History of Religion**, ۲-۴.

[۲۰] Thomas Gale, **Encyclopedia of Religion**, ۳/۱۸۷۷-۱۸۷۸.

[۲۱] Max Muller, Jon R. Stone, **The Essential Max Muller: on Language, Mythology and Religions**, (UK: Palgrave Macmillan, ۲۰۰۲) ۳۵۶.

۵. تقابل ادیان و مطالعۂ مذہب کا ایک اور ہدف

"تاریخ پرستی اور عمرانیات کے ساتھ ہی ساتھ ایک نیا علم شروع ہوا، جسے "مذاہب کا تقابلی مطالعہ" کہتے ہیں۔ اس علم کا مقصد کسی قسم کے حق یا صداقت تک رسائی نہیں ہے، بلکہ صرف یہ دیکھنا ہے کہ مختلف مذاہب کن کن باتوں میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں یا الگ ہیں"۔[۲۲]

برطانوی مؤرخ اور فلسفی آرنلڈ جوزف ٹوئن بی (Arnold Joseph Joynbee)(۱۸۸۹ء-۱۹۷۵ء) کے نزدیک روئے زمین پر کوئی ایسا فرد وجود نہیں رکھتا کہ جو وثوق کے ساتھ یہ دعویٰ کر سکے کہ فلاں مذہب دیگر مذاہب کی بنسبت حق و صداقت پر مشتمل اور عظیم ہے۔

"There is no one alive today who knows enough to say with confidence whether one religion has been greater than all other".[۲۳]

۶. مغربی علم تقابلِ ادیان کے مقاصد و اہداف کا خلاصہ

الغرض مندرجہ بالا تحقیق سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ مغربی علم تقابلِ ادیان کے اہداف و مقاصد میں ادیان و مذاہب کے باہمی تقابل کے بعد ایسے اصول، معیارات اور نتائج دینا ہرگز شامل نہیں کہ جن کی بنیاد پر بعض ادیانِ عالم کو ایک دوسرے کے مقابلے میں حق یا باطل اور برتر یا کمتر وغیرہ قرار دیا جا سکے۔ مغربی علم تقابلِ ادیان کے مقاصد و اہداف کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:-

* مذہب کو الہامی کی بجائے ایک سماجی عنصر کے طور پر دیکھنا اور اس کی تاریخ، مآخذ اور رسوم و رواج وغیرہ کو دریافت کرنا
* مختلف مذاہب کے مابین اشتراکات و اختلافات کی تلاش کرنا
* مذاہب کے نظام ہائے معتقدات، عبادات و اخلاقیات کا یکجا مطالعہ کرنا اور تمام مذاہب کے مجموعی تناظر میں ان کو سمجھنے کی سعی کرنا
* مذاہب کی تعلیمات کے واسطے سے اس مذہب کے ماننے والوں کی سماجی و ذہنی حالت کا اندازہ کرنا
* مذاہب کے مابین مشترکات کو سامنے لا کر مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے مابین ذہنی، سماجی و معاشرتی ہم آہنگی پیدا کرنا
* ایک مذہب کی خوبیوں کو دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے سامنے آشکارا کرنا
* تمام مذاہب میں موجود خوبیوں کو یکجا کر کے ایک ایسے آفاقی مذہب کی تشکیل کرنا کہ جو تمام انسانیت کے لیے قابلِ قبول اور بقائے باہمی کا ضامن ہو۔

کتابیات

ابن منظور افریقی، جمال الدین محمد بن مکرم (م ۷۱۱ھ/۱۳۱۱ء)، **لسان العرب**، (بیروت: دار صادر، طبع سوم، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء)

حافظ محمد عبدالقیوم، "**مطالعۂ مذہب کا مغربی منہاج اور اس کی فکری بنیادیں**"، سہ ماہی ہزارہ اسلامیکس، مانسہرہ: ہزارہ یونیورسٹی، جلد ۳، شمارہ اول، (جنوری ۲۰۱۴)

جمیل جالبی (ایڈیٹر) **قومی انگریزی۔اردو لغت** (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، طبع ششم، ۲۰۰۶ء)

A Merriam-Webster, New Collegiate Dictionary, (S.V.: Comparison), (Massachusetts: G & C Merriam Company, ۱۹۷۹ AD)

AVCI, Betül. "**Comparative Theology: An Alternative to Religious Studies or Theology of Religions?**" (Turkey: Department of Religious Studies & School of Islamic Studies, Ibn Haldun University) Religions ۹, no. (۲۰۱۸) https://doi.org/۱۰.۳۳۹۰/rel۹۰۳۰۰۸۳.

D. D. Allan Menzies, **History of Religion**, (New York: Charles Scribner's sons, ۱۸۹۵ AD)

---

[۲۲] محمد حسن عسکری، **جدیدیت** (لاہور: ادارہ فروغ اسلام، ۱۹۹۷ء)، ص ۶۴

[۲۳] Huston Smith, **The World's Religions**, (Suhail Academy, Lahore, Pakistan, ۲۰۰۲) P.۶

Encyclopedia of Religion, Ed. Mircea Eliade (New York: Macmillan Publishing Company, ۱۹۸۶ AD)

Eric J. Sharpe, **Comparative Religion: A History**, (London: Gerald Duckworth & Co. Ltd, ۲nd Edition, ۱۹۸۶ AD)

Ghulam Haider Aasi, **Muslim Contributions to the History of Religions**, The American Journal of Islamic Social Sciences, (USA: International Institute of Islamic Thought,) Vol.۸, Issue No. ۳, (۱۹۹۱ AD)

Huston Smith, **The World's Religions**, (Suhail Academy, Lahore, Pakistan, ۲۰۰۲)

J.A. Simpson, E.S.C. Weiner, **The Oxford English Dictionary**, (UK: Clarendon Press, ۱۹۸۹ AD)

Joachim Wach, **The Comparative Study of Religions,** (New York: Columbia University Press, ۱۹۵۸ AD)

Louis Henry Jordan, **Comparative Religion: Its Genesis and Growth**, (Edinburgh: T.&. T. Clark, ۱۹۰۵ AD)

Max Muller, Jon R. Stone, **The Essential Max Muller: on Language, Mythology and Religions**, (UK: Palgrave Macmillan, ۲۰۰۲)

Paul Gwynne, **World Religions in Practice: A Comparative Introduction** (USA: Blackwell Publishing, ۲۰۰۹ AD)

Pierre Daniel Chantepie de la Saussaye, **Manual of the Science of Religion,** English Translator: Beatrice S. Colyer Fergusson, (London: Longmans Green and Company, ۱۸۹۱ AD)

Encyclopaedia of Religion, Ed. Lindsay Jones (USA: Thomas Gale, ۲nd Edition, ۲۰۰۵ AD)

William Owen Cole (Editor), **Five World Faiths**, (London: Cassel Publishers Limited, ۱۹۹۱ AD)